REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

الفضل

یوم یکشنبہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۹ امان ۱۳۳۸ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۵۹ء | نمبر ۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

صحت یابی کے لئے خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۲۸ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کافی دنوں سے ٹانگ اور پاؤں میں درد کی وجہ سے مسلسل ناساز چلی آرہی ہے۔ حضور کل بھی یہاں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لاسکے۔ چنانچہ حضور کی زیر ہدایت نماز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ اور خطبہ پڑھا۔ خطبہ کے دوران آپ نے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں حضور کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی پُرزور تحریک کی۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

عرب قومیت اور اشتراکیت میں حقیقی اتحاد ناممکن ہے

واشنگٹن کے نیشنل پریس کلب میں اردن کے شاہ حسین کا اعلان

واشنگٹن ۲۸ مارچ۔ اردن کے شاہ حسین نے جو آجکل امریکہ کے دورے پر واشنگٹن آئے ہوئے ہیں کل نیشنل پریس کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بعض عرب لیڈروں کی یہ پالیسی کہ عرب مفادات کی خاطر کمیونسٹوں سے اتحاد ضروری ہے نہایت درجہ خطرناک ہے۔ انہوں نے کہا میں ہرگز اس بات پر یقین نہیں رکھتا کہ دنیائے عرب اشتراکیت کے اثر و نفوذ کے لئے ایک زرخیز علاقے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے برعکس میرا پختہ نظریہ ہے۔ کہ عرب قومیت اور اشتراکیت میں حقیقی اتحاد ناممکن ہے۔ شاہ حسین ایک دعوت کے موقعہ پر جو ان کے اعزاز میں دی گئی تھی تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر مشرق وسطیٰ میں اشتراکیت پاؤں جمانے میں کامیاب ہوگئی۔ تو پھر مغربی طاقتوں کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

واشنگٹن ۲۸ مارچ۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور معاہدہ شمالی اوقیانوس کی وزارتی کونسل کے کھلے اجلاس کا افتتاح کریں گے۔ یہ اجلاس ۲ اپریل سے واشنگٹن میں شروع ہو رہا ہے

ملایا میں کمیونسٹوں کی طرف سے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

ملک بھر میں ۲۴۰ کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے

کوالالمپور ۲۸ مارچ۔ حکومت ملایا نے ایک قرطاس ابیض میں چین کی کمیونسٹ پارٹی پر الزام عائد کیا ہے۔ کہ وہ ملایا کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے مقامی کمیونسٹوں سے ساز باز کر رہی ہے۔ حکومت نے اس سلسلہ میں ملک بھر میں ۲۴۰ کمیونسٹ گرفتار کر لئے ہیں۔

سابق عراقی لیڈروں کو معاف کر دیا جائے گا؟

قاہرہ ۲۸ مارچ۔ مصر کے آزاد ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ ۱۴ جولائی کے انقلاب حکومت کے بعد جن عراقی سیاست دانوں کو گرفتار کیا گیا تھا؟ ان سب کو معافی دے دی جائے گی۔ ریڈیو نے سابق عراقی وزیر اعظم فاضل جمالی کو رہا کر دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

چوہدری عبد اللہ خان صاحب

کیلئے دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

عزیزم مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو اکثر احباب جانتے ہیں یہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور اپنے برادر اکبر کی طرح بہت مخلص اور جماعت احمدیہ کے فدائی رکن ہیں۔ ان کی خدمات کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ جب سے انہوں نے جماعت احمدیہ کراچی کی امارت کا چارج لیا ہے خدا کے فضل سے جماعت کراچی نے ہر رنگ میں غیر معمولی ترقی کی ہے جو اصلاح و ارشاد اور تربیت اور نظم و ضبط اور مالی قربانی وغیرہ کے لحاظ سے دوسری جماعتوں کے لئے قابل رشک ہے۔ مگر چوہدری عبد اللہ خان صاحب ایک عرصہ سے بہت بیمار چلے آتے ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ اور ان کی آنکھوں میں بھی تکلیف ہے۔ اور مزید برآں آجکل انہیں بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ سچے مومنوں کا آپس میں ایسا تعلق ہونا چاہیئے کہ اگر ان میں سے کسی ایک فرد کو کوئی تکلیف پہنچے۔ تو سب اس طرح بے چین ہو جائیں جس طرح کہ جسم کے ایک حصہ میں درد ہونے سے سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ پس میں مخلصین جماعت سے تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت اور راحت کی زندگی عطا کرے۔ اور ان کی پریشانیوں کو اپنے فضل و کرم سے دور فرما کر بیش از پیش خدمات کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۹ء

ضروری اعلان

حضور ایدہ اللہ کی علالت کے پیش نظر دوست ملاقات کیلئے تشریف نہ لائیں

جیسا کہ احباب جماعت کو اخبار کے ذریعہ سے علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کا اعلان متواتر ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی دوست باہر سے ملاقات کے لئے آجاتے ہیں۔ اور نہ صرف عام دنوں میں۔ بلکہ جمعہ کے دن بھی۔ لہذا دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔ امید ہے احباب اس کی پابندی کریں گے۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مبلغ لائبیریا مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی

آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

احباب ریلوے سٹیشن پر استقبال میں شریک ہوں

مبلغ لائبیریا مکرم جناب محمد اسحاق صاحب صوفی لائبیریا میں ۹ سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد آج شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لارہے ہیں۔ مقامی احباب وقت مقررہ پر ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں بکثرت شریک ہوں۔ (وکالت تبشیر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۹ء

اسلام پر مغربی فلسفے کا حملہ اور اس کا جواب

ہم نے ایک حالیہ گزشتہ اداریہ میں مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی کے ایک مضمون "نیا ارتداد" سے کچھ اقتباسات درج کئے ہیں۔ جو ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ مولانا موصوف نے وضاحت کے ساتھ مغربی فلسفہ کے اس حملہ کا جائزہ لیا ہے۔ جو اسلام پر گزشتہ دنوں سے متواتر کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اسی مضمون میں مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ

"یہ فلسفے مشرقی اسلامی معاشرے پر حملہ آور ہوئے۔ اور اس کے باطن تک گھس گئے۔ یہ فلسفے سب سے بڑا دین تھے جو تاریخ میں اسلام کے بعد پیدا ہوا سب سے بڑا دین اپنی وسعتِ اشاعت کے لحاظ سے سب سے گہرا دین اپنی جڑوں کے لحاظ سے اور سب سے طاقتور دین دلوں اور دماغوں کو مسخر کرنے کے لحاظ سے۔ اسلامی ملکوں کا وہ طبقہ جو علم و فہم کے لحاظ سے ممتاز تھا اس دین پر فریفتہ ہو گیا۔ اس نے اسے نہایت خوشگواری کے ساتھ حلق سے اتارا اور اطمینان کے ساتھ ہضم کر لیا اور اس دین کا ٹھیک اسی طرح پیرو بن گیا جس طرح ایک مسلمان اسلام کا۔ اور ایک مسیحی مسیحیت کا۔ حتیٰ کہ وہ اس پر جان دیتا ہے اس کے شعائر کی عزت کرتا ہے۔ اس کے راہنماؤں اور داعیوں کی عظمت کا کلمہ پڑھتا ہے۔ اپنے ادب اور تالیفات میں اس دین کی دعوت دیتا ہے۔ اور جو دین اور جو تنظیم اور جو طرز فکر اس کے معارض ہوتا ہے۔ اس کی تحقیر کرتا ہے اس دین کے ہر پیرو سے وہ اخوت کا رشتہ استوار کرتا ہے۔ اور اس طرح یہ تمام افراد ایک امت! ایک خاندان اور ایک گروہ بن گئے ہیں۔"

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ حملہ کس قدر سخت ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم نے اپنے اسی اداریہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے رسالہ "فتح اسلام" سے دیئے ہیں۔ اس حملہ کو حضور علیہ السلام نے شروع ہی میں بھانپ لیا تھا۔ اور نہ صرف بھانپ لیا تھا۔ بلکہ فوراً اس حملے کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ آپ نے اس حملہ کے مقابلہ کے لئے ایک فوج تیار کی اور علی الاعلان فرمایا کہ

"حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف علوم جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچالے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک آ رہے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالف طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

ان معجزانہ الفاظ کی شوکت ملاحظہ فرمائیے آپ کس قدر پُریقین ہیں اور کس اعتماد کے ساتھ اسلام کی آخری فتح کا اعلان فرما رہے ہیں۔ یہ یقین اور یہ ایمان ہے جو جماعت احمدیہ کی پشت پر کام کر رہا ہے۔ اور دنیا شاہد ہے کہ یہ ننھی سی جماعت اسی ایمانی طاقت سے مسلح ہو کر شروع سے کام کر رہی ہے۔ اور آج اس نے تمام دنیا کے کناروں پر اسلام کا جھنڈا لہرا رکھا ہے۔

جب مولانا فرماتے ہیں کہ

"اس دعوت کا مزاج سیاست اور پارٹی بازی کے مزاج سے قطعاً مختلف ہے اس کے لئے اگر کوئی نمونہ ہے۔ تو وہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے تابعین کی سیرت میں ہے۔ جیسے حسن بصری رح احمد بن حنبل رح۔ ابو حامد الغزالی رح۔ عبدالقادر جیلانی رح۔ عبدالرحمٰن بن الجوزی رح۔ ابن تیمیہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی رح۔"

تو گویا وہ نادانستہ طور پر اقرار کرتے ہیں کہ دعوت اسلام کا کام وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو اس طرح کھڑا ہو کر للکار سکے جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے للکار کر مغربی فلسفہ کو چیلنج کیا ہے۔ اور آپ اور آپ کی جماعت کے عملی کام سے جو وہ کر کے دکھا رہی ہے۔ گویا مولانا کے خیال کی عملی مثال پیش کر رہی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ "فتح اسلام" میں فرمایا ہے کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اس کو قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہونگے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑیگی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی۔" (فتح اسلام ص ۱۱، ۱۲)

ان الفاظ سے جہاں حق الیقین اور عزم بالجزم ظاہر ہوتا ہے۔ وہاں اس لائحہ عمل کا بھی صاف صاف پتہ چلتا ہے۔ جس پر چلنے سے اسلام اس زمانہ میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور مغربی علوم اور فلسفہ کا منہ توڑ جواب دے سکتا ہے۔ اس بارہ میں خود مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی بھی فرماتے ہیں:۔

"لیکن یاد رکھئے یہ مسئلہ جنگ نہیں چاہتا۔ اور نہ اس پر رائے عامہ کو بھڑکانا درست ہے۔ یہ برافروختگی اور سختی سے حل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سختی الٹا نقصان پہنچا دے گی۔ اور فتنہ کو اور بھڑکا دے گی۔ اسلام خفیہ تحقیقاتی عدالتوں سے آشنا نہیں ہے۔ اور نہ وہ جبر و ظلم کا روادار ہے۔ یہ معاملہ عزم و حکمت اور صبر و تحمل چاہتا ہے۔ اور اس سے نپٹنے کے لئے غور و فکر اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔"

گویا لائحہ عمل کے متعلق جو بات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے مسلمانوں کے سامنے رکھی تھی وہی بات تین چوتھائی صدی گزر جانے کے بعد مولانا موصوف فرما رہے ہیں۔ لیکن دونوں باتوں میں جو فرق ہے وہ یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت سے اس لائحہ عمل پر چلنے کی کوشش شروع کر دی تھی اور ایک فعال جماعت تیار کر لی۔ جو آج تک اسی لائحہ عمل پر عمل کر کے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ لیکن مولانا کی بات ابھی نظریاتی حیثیت ہی رکھتی ہے۔ آپ ابھی تک ان لوگوں کی تمنا ہی رکھتے ہیں۔ جو اس طرح دعوت اسلام کا کام کریں۔ اگرچہ آپ آخر میں فرماتے ہیں:۔

"اس فریضہ کی ادائیگی میں ایک
دن کی بھی تاخیر کا موقعہ نہیں ہے"
([illegible])

لیکن جماعت احمدیہ کے سوا ایک بھی جماعت ابھی اس میدان میں نکل نہیں سکی۔ البتہ ایسی جماعتیں گاہ بگاہ پیدا ہوتی رہی ہیں۔ جو جادۂ مستقیم سے ہٹ کر سیاست اور پارٹی بازی کی پگڈنڈیوں میں کھو جاتی رہی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے طریق جہاد پر طعنہ زنی کرتی رہی ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مولانا موصوف کے طریق کار پر عمل کر کے ذرا سا بھی کام کر کے نہیں دکھا سکیں۔ اور نہ اپنے طریق کار سے کوئی کامیابی حاصل کر سکی ہیں۔ ورنہ مولانا اس طرح بالوضاحت جماعت احمدیہ کے اختیار کردہ طریق کار کی تحسین نہ کرتے۔ اور دوسرے طریق کار سے اجتناب کی ہدایت نہ فرماتے جیسا کہ اوپر کے حوالوں سے ظاہر ہے۔

الغرض مولانا ابوالحسن صاحب ندوی کی دانست میں جو کام "نئے ارتداد" کے حملہ کو پسپا کرنے کے لئے چاہیئے۔ اور جس سے اسلام کو بچایا جا سکتا ہے۔ وہ کام اور اسی طریق کار سے جس طریق کار سے اس میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ ساٹھ ستر سال پہلے سے ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible]۸ پر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف

کشتیٔ نوح

ایک تجزیاتی مطالعہ

(از مکرم پرویز پروازی صاحب ایم۔ اے (سٹوڈنٹ) پنجاب یونیورسٹی لاہور)

نوٹ :۔ یہ مضمون دراصل اس طویل مقالہ کا ایک حصہ ہے۔ جو میں سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسلوب بیان کے متعلق تحریر کر رہا ہوں۔ وما توفیقی اِلّا باللہ العلی العظیم۔

کشتیٔ نوح حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تصانیف میں سے ایک تصنیف ہے۔ اس کتاب کے وجود تحریر میں آنے تک وہ عظیم اسلوب اپنے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ جس کی ابتداء براہین احمدیہ کی تصنیف سے ہوئی تھی —— اگر ہم ادب اردو اور خاص طور پر نثر اردو کے اس دور کو اپنے سامنے رکھیں۔ جس میں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ تو مندرجہ ذیل تین امور ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں

اوّل :۔ سرسید احمد خان کی تحریک جس نے حالیؔ اور شبلیؔ جیسے مصنفین کو جنم دیا۔ یہ تحریک ان دنوں اُردو نثر پر اپنے ہمہ گیر اثرات کے ساتھ چھائی ہوئی تھی۔

دوم :۔ ادبی مواد میں نثر کی طرف کم اور نظم کی طرف زیادہ رجحان پایا جاتا تھا —— اور ——

سوم :۔ نثر میں تکلف کو کم کر کے سادگی بیان کی ترویج پر زیادہ زور دیا جا رہا تھا۔

اس دَور میں سیدنا حضرت سلطان القلم علیہ السلام کا اتنی سے بھی زائد کتب تصنیف کرنا اور پھر وسیع پیمانے پر انکی ترویج و اشاعت دراصل اردو نثر میں ایک نہایت قیمتی اضافہ تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بعد میں اس دَور کی ادبی تخلیقات پر جو مقالے تحریر کئے گئے۔ ان میں اس عظیم مصنف اور ربانی مصلح اور اس کی تصنیفات کو نظر انداز کر دیا گیا اور اس کے جواز میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مذہبی امور کے متعلق جو کتب تصنیف ہوں۔ وہ ادب میں شامل نہیں کی جا سکتیں

اگرچہ روحانی مصلحین کی معرکۃ الآرا تصانیف کو بنیادی تنقید و تبصرہ کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ وہ اپنی ذات میں ہی اتنی جامع اور عظیم ہوتی ہیں کہ حاشیہ آرائی ان کی قدر و قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی۔ لیکن ان میں جو ادبی خوبیاں پائی جاتی ہیں انہیں نظر انداز کر دینا کسی صورت میں بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

دوسرے یہ کہ مذہبی امور کے متعلق محض خیال آرائی نہیں کیجاتی۔ ٹھوس باتیں ورطۂ تحریر میں لائی جاتی ہیں اور حقیقی ادب بھی ٹھوس اقدار کی ترویج کا نام ہے اسلئے مذہبی شہ پاروں اور ادبی شہ پاروں میں بڑا گہرا رشتہ ہے۔ کسی تحریر کو اس وجہ سے احاطہ ادب سے خارج نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مذہبی امور پر مشتمل ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر دکنی ادب کی ان تصنیفات کا کیا مقام ہوگا جو صوفیائے کرام نے تصنیف فرمائیں اور دینی امور پر بسیط انداز میں روشنی ڈالی اور آج کے علمائے ادب ان کو اپنا ادبی سرمایہ تصور کرتے ہیں ؟

میرے ایک محترم استاد نے ایم اے کلاس کے سامنے اس بات کا برملا اظہار کیا تھا کہ ”مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کسی ہمعصر کی تحریر سے کم نہیں لیکن ہم تعصب کی وجہ سے اس کو نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ وقت قریب ہے کہ ادب میں سے تعصب کو نکال کر ادبی تصنیفات کا جائزہ لیا جائے گا۔“

اس تمہید کے بعد میں اپنے موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں کشتیٔ نوح میں حضورؑ کا انداز تحریر استدلالی ہے۔ اور علمائے ادب نے استدلالی طرز تحریر کی یہ خصوصیت بیان کی ہے کہ یہ رنگ منطقی طریق سے حقائق کا تجزیہ کر کے نتائج مرتب کرتا ہے اس میں خیال کی وحدت (Unity of thought) اور بناوٹ کا تناسب (Harmony of construction) دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ موضوع اور مواد کی تشکیل اور تکمیل میں منطقی انداز بیان اختیار کرنا اور دوسروں کو مخاطب کر کے حقائق کی طرف توجہ دلانا اس طرز تحریر کا طرۂ امتیاز ہے۔ استدلالی طرز تحریر تمام دوسری اصناف تحریر سے زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس میں ٹھوس علم۔ وسیع تجربے اور وسیع تر مشاہدے کی قوت درکار ہوتی ہے۔ حضورؑ کے ہمعصر ادباء میں سے شبلیؔ اس طرز تحریر کے ماہر تھے اور خود سرسید احمد خان کی تحریر استدلالی تحریر ہے —— استدلالی طرز تحریر کے متعلق ایک اور بات بھی کہی جاتی ہے۔ کہ اس میں مصنف مقصد تحریر کی طرف قدم قدم پر جھکتا ہے۔ اور کہیں بھی اپنے مقصد کے بیان سے غافل نہیں ہوتا —— یوں تو حضورؑ کے مجموعی طرز تحریر میں بھی استدلال کا رنگ غالب ہے۔ لیکن کشتیٔ نوحؑ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں استدلالی طرز تحریر کے ساتھ ساتھ چند اور باتیں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ جو اس کی عبارت کو زیادہ مؤثر بنا دیتی ہیں —— —— عموماً نثر کی خشک ترین قسم استدلالی نثر ہی تصور کی جاتی ہے۔ لیکن یہ مصنف کا کمال ہے کہ اس نے اتنی چاشنی اس میں پیدا کی کہ پڑھنے والے اس سے نہ تو اکتاتے ہیں اور نہ ہی ان کی طبیعت میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔

کشتیٔ نوحؑ کے انداز بیان کی پہلی خصوصیت اسکی سادہ اور عام فہم مگر مؤثر زبان ہے۔ مثلاً جہاں حضورؑ نے طاعون کی وباء سے بچاؤ اور الٰہی فرمان کا ذکر کیا ہے وہاں زبان بہت ملائم اور دل موہ لینے والی ہے :۔

”وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اس نے مجھ پر وحی نازل کی کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤنگا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دست کش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو۔“ (ص۲)

اگرچہ اس عبارت میں پیشگوئی کے الفاظ ہیں لیکن حضورؑ نے ان الفاظ کو ایک سادہ صورت میں پیش کیا ہے۔ حالانکہ پیشگوئی کے بیان کے وقت عموماً حضورؑ کے طرز تحریر میں ایک خاص رعب اور جلال پیدا ہو جاتا ہے :۔

(۱) ”میں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں کہ اس قادر خدا کے وعدے سچے ہیں اور میں آنے والے دنوں کو ایسا دیکھتا ہوں کہ گویا وہ آ چکے ہیں۔“ (ص۲)

(۲) ”لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اُترے گا۔ اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہیں چھپائیگا اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔“ (ص۱۲، ۱۳)

ان دو عبارتوں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضورؑ کو اس بات پر پوری پوری قدرت حاصل تھی کہ وہ موضوع اور موقع محل کے مطابق اپنی تحریر کو ڈھال سکتے تھے۔ جہاں نرمی کا مقام ہو وہاں نرمی اور جہاں سختی کی ضرورت ہو وہاں رعب اور جلال کا پیدا کرنا مصنف کی بصیرت تحریر پر دلالت کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ استدلالی طرز تحریر کی بہترین امثلہ میں حضور علیہ السلام کی تحریر کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے اسلوب بیان میں خیال کی وحدت سے یہ مراد ہے کہ مصنف الفاظ کی بھول بھلیوں میں کھو کر اپنے مقصد سے غافل نہ ہو بلکہ جس بات کو وہ قاری پر واضح کرنا چاہتا ہے وہ ہر دم اس کے سامنے رہے اور وہ ان باتوں کو عام فہم امثلہ سے اور قیاسیت (Syllogism) سے قارئین پر پوری طرح واضح کرے حضورؑ کی یہ کتاب آپؑ کی تعلیم کا مرقع ہے اور اس میں حضورؑ نے اپنے ماننے والوں کو اسلامی تعلیمات کی حکمت سے روشناس کرایا ہے۔ انداز بیان کی دلکشی عبارت سے پھوٹی پڑتی ہے لیکن اس کے باوجود وحدت

خیال اور وحدتِ تاثر قائم ہے۔ سادہ اور عام فہم استعارے، الفاظ کی ہم آہنگی تاثیر یعنی (alliteration) اور بیان کی برجستگی بھی اپنی جگہ قائم ہے ۔ مخالف الفاظ[۱] کے استعمال سے تاثر میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے:۔

(۱) "خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مگر خارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کا انہیں کے لئے ارادہ کرتا ہے۔ جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں"۔ صـ۶

(۲) "نئی زمین وہ پاک دل ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ (صـ۱۴)

(۳) "خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ مگر ابھی وہ بیابان میں دور ہے ہیں"۔ صـ۱۵

(۴) "کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو؟ پس کیوں تم ظنی باتوں کا خس و خاشاک پیش کرتے ہو" صـ۱۷

(۵) "وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے"۔ صـ۲۱

(۶) دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں" صـ۲۷

(۷) وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا"۔ (صـ۲۷)

(۸) "تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا۔ جس کی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا"۔ صـ۳۴

(۹) "خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی ...... اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو؟" صـ۳۵

(۱۰) "اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے"۔ (صـ۴۶)

(۱۱) "زلزلے آتے ہیں۔ بجلیاں پڑتی ہیں۔ کوہ آتش فشاں آتش بازی کی طرح مشتعل ہو کر ہزاروں جانوں کا نقصان کر جاتے ہیں"۔ صـ۴۹

(۱۲) تا تم شیطان کی گذرگاہوں سے امن میں آجاؤ۔ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں۔ کیونکہ وہ پرانا چور ہے۔ جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے"۔ صـ۴۳

(۱۳) "چوہے مت بنو۔ جو نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو۔ جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔ صـ۱۷

مندرجہ بالا امثلہ سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نثر کے ادبی تقاضوں سے لاشعوری طور پر پوری پوری واقفیت حاصل تھی۔ میں نے لاشعوری طور پر اسلئے کہا کہ شعوری کوشش کا دخل اس میں نہیں۔ شعوری کوشش جہاں بھی نثر میں داخل ہوتی ہے وہاں ایمائیت وجود پذیر ہوتی ہے۔ اور ابہام جنم لیتا ہے۔ لیکن حضور کی تحریرات میں نہ تو ابہام اور رمزیت کو کوئی دخل ہے اور نہ ایمائیت کو۔ صاف سادہ اور دلکش انداز بیان ہے۔

قانون مطابقتِ اشیاء کے مطابق مثالیں اور استعارے عام فہم ہیں۔ ظنی باتوں کے لئے "خس و خاشاک" کا استعارہ اور دنیاوی لعنتوں کے لئے دھوئیں کی مثال کتنی باموقع اور مناسب ہے۔ آسمانی روح کا دلوں سے اس طرح نکل جانا جس طرح کبوتر گھونسلے سے پرواز کر جاتا ہے۔ کتنی موزوں بات ہے اور سب سے زیادہ مؤثر مثال شیطان کے متعلق ہے کہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

کشتی نوح کی عبارت کا ایک بڑا خاصہ یہ ہے کہ اس میں دلوں کو کھینچنے کی بڑی قوت ہے جسے ہم انگریزی میں appealing quality کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب تک نثر میں جذبات اور احساسات کو نہ ابھارا جائے نثر مؤثر ثابت نہیں ہوتی لیکن یہ فنکار اور ادیب کا فن ہے کہ وہ قاری کو یہ محسوس نہ ہونے دے کہ وہ ان کے جذبات کو کشش کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ جہاں قاری کو یہ احساس ہو جائے کہ راقم اسکے احساسات کو ایک ایسی ڈگر پر لے چلا ہے جہاں قاری کے ہاتھ سے اُن کا دامن چھوٹ جائے گا۔ وہ ہشیار ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح سے الفاظ کا جادو اس پر نہیں چل سکتا۔

لیکن یہاں معاملہ مختلف ہے۔ یہاں عبارت قاری کو اپنی طرف نہیں کھینچتی۔ بلکہ قاری عبارت کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ بار بار مصنف اس کو مخاطب کر کے جھنجھوڑتا ہے۔ نئی سے نئی نصیحت آمیز بات کہتا چلا جاتا ہے۔ لیکن قاری کا ذہن اتنا متاثر ہو جاتا ہے کہ اسے ارد گرد کے حالات کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ صرف یہی نہیں کہ وہ وقتی تاثر لیتا ہے۔ بلکہ اس کے ذہن و وجدان پر نہ ختم ہونے والے اثرات اور نقوش مرتسم ہوتے ہیں۔

(۱) "اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اسکو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ" صـ۲۲

(۲) "چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوے سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا"۔ صـ۲۵

(۳) "اور بچے ہو کر چھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ"۔ صـ۲۹

(۴) "قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

(۵) "سو اے وے لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے"۔ صـ۳۰

(۶) سو خبردار رہو! ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے"۔ صـ۳۱

(۷) "اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا"۔ صـ۳۱

(۸) اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا"۔ صـ۴۳

(۹) "رحم کے لائق ہو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ۔ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے"۔ صـ۵۱

(۱۰) "مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر تاریکی ہے"۔ صـ۱۰۵

(۱۱) "پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں۔ اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو۔ تا تمہیں زندگی ملے اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو۔ تا خدا اس میں اترے ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کر و اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو۔ تا خدا تمہاری مدد کرے"۔ صـ۱۰۶

ان تمام عبارات میں حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قاری کے ذہن کو بار بار جھنجوڑا ہے۔ اور بار بار ایسی بات کہی ہے۔ جو اگر عام شخص کہتا تو پڑھنے والے کے دل پر وہ اثر نہ ہوتا۔ تخاطب اور تکلم کو اپنانا تو بہت آسان ہے۔ لیکن نباہنا بہت مشکل ہے۔ لیکن امثلہ بالا اس بات کی بیّن دلیل ہیں۔ کہ مصنّف عظیم نے اس طرز کو کس طرح نباہا ہے۔

کتاب کا مجموعی اسلوب استدلال اور بیان دلکش ہے۔ غیریت کی بجائے اپنائیت کا احساس زیادہ گہرا ہے۔ اور بلاشبہ ہم اس کتاب کو ادب کے نقطۂ نظر سے بھی ایک کامیاب تصنیف کا درجہ دے سکتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو تعصب کی راہوں پر قدم مارنے کی بجائے اپنے مطالعہ کی بنیاد محبت اخلاص اور ہمدردی پر رکھتے ہیں۔ اور کھوٹے کھرے میں تمیز کرنے کے لئے اپنے ذوق کو کسوٹی کا مقام دیتے ہیں اور تعصب کی آگ ان کے سینوں میں سرد ہو چکی ہے۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین
وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

---

[۱] اصطلاح میں اس کو "The creation of intensity of impression by using opposite words" کا نام دیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اسلامی روزہ اور اس کی فلاسفی

(از مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم کے دوسرے پارہ میں "اسلامی روزہ" کی فرضیت بیان کی گئی ہے اور ہدایت فرمائی گئی ہے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کہ جو شخص اس مہینہ کو پائے تو اس کے روزے رکھے۔ "وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ" - اور جو بیمار یا مسافر ہو۔ تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔

موجودہ زمانہ میں بہت سے لوگ خدا کے مقرر کردہ اس فرض سے غافل ہیں اور روزہ نہیں رکھتے اور کھانے پینے اور لغویات کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ مبارک مہینہ تقویٰ شعاری کے لئے آتا ہے۔ اور اگر انسان چاہے تو اس میں سچا مسلمان اور خدا کا مقرب بن سکتا ہے۔ اس کے بالمقابل ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو سفر حضر اور بیماری میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ نیکی اور گناہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ نیکی خدا کے حکم کے مطابق کام کرنے کا نام ہے اور گناہ خدا کے حکم کی خلاف ورزی ہی ہے۔ پس جہاں خدا فرماتا ہے روزہ رکھو۔ تو روزہ رکھنے میں خدا کی خوشنودی ہے۔ اور اگر خدا کہتا ہے کہ مرض اور سفر کی صورت میں روزہ نہ رکھو تو مرض و سفر میں روزہ نہ رکھنے میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حکم عدل ہو کر آئے روزہ کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر لمبا ہو یا چھوٹا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اسی طرح حضور ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ سوال پیش ہوا۔ کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا۔ "یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں"

(بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اسلام جہاں مریض اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی ہدایت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کیا جائے۔ وہاں جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں ان کو ہدایت فرماتا ہے کہ کسی حیلہ جوئی سے روزہ ترک نہ کیا جائے۔ بعض لوگ روزہ کا فدیہ دے کر سمجھتے ہیں کہ وہ اس فرض سے بری الذمہ ہو گئے۔ حالانکہ یہ درست نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال پھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسے اشخاص کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے رکھنے سے روزہ سمجھا جائے عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جائے گی۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

روزہ کی فلاسفی تو روزوں کی فرضیت کے ساتھ ہی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزوں کا حکم اس لئے دیا گیا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ ظاہر ہے کہ جب ایک شخص خدا کے حکم کے ماتحت روزہ رکھے گا۔ اور اپنے کھانے پینے کی اشیاء کو چھوڑ دیگا اور اپنی بیوی کے قریب نہ جائے گا حالانکہ کوئی مانع بھی نہیں محض خدا تعالیٰ کے حکم سے بجا لائے گا۔ تو ایسا شخص خدا کی محرمات کے قریب کس طرح جائے گا۔ گویا روزہ میں یہ روح پیدا کی جاتی ہے۔ کہ سارے رمضان المبارک میں مومن شخص خدا کے حکم کے مطابق روزہ رکھتا ہے۔ اور حلال اشیاء کو بھی خدا کے حکم کے مطابق چھوڑ دیتا ہے۔ تو ایسا شخص حرام کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

تقویٰ شعاری کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ اور جھوٹی کارروائی سے باز نہیں آتا تو اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے خدا کو سروکار نہیں" (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ روزہ محض بھوکا پیاسا رہنے کے لئے نہیں ہے بلکہ حصول تقویٰ کے لئے ہے۔ تاکہ انسان خدا کے حلال و حرام میں امتیاز کرے اور اپنے آپ کو خدا کے مخلصین میں شامل کرے

روزہ کے احکام کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کہ اے لوگو روزہ کے حکم سے تمہیں تکلیف اور مصیبت میں ڈالنا مطلوب نہیں۔ بلکہ یہ حکم دے کر خدا تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہیں تنگ کرنا نہیں چاہتا۔ مگر جیسا کہ پرہیزگار آدمی پرہیز کے فوائد تبھی معلوم کر سکتا ہے جبکہ پرہیز کرے۔ اسی طرح روزہ کے فوائد اسی شخص کو معلوم ہو سکتے ہیں جو روزہ رکھے۔ و نعم ما قیل

گر از چشم تو پنہانست شانم دم مزن بارے
کہ بدپرہیز بیمارے نہ بیند روئے صحت را

(درثمین)

پس روزہ کے نتیجہ میں تقوے شعاری اور روحانیت میں ترقی وغیرہ اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق روزہ رکھتا ہے۔

قابل توجہ پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور

(۱) رشتہ ناطہ کے فارم جماعتوں کو بھجوائے گئے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحبان جلد ان فارموں کو پر کر کے خاکسار کے نام ارسال فرمائیں۔

(۲) عہدیداران کا انتخاب اس ماہ کے آخر تک ہو جانا لازمی ہے۔ اس لئے تمام جماعتیں عہدیداران کا از سر نو انتخاب کر کے ناظر اعلیٰ صاحب اور خاکسار کو اطلاع دیں۔ اس میں تساہل نہ ہو

(۳) حلقہ جات کے نگران صاحبان کا فرض ہے کہ امور مندرجہ بالا کی تعمیل و تکمیل بہت جلد کریں۔

محمد احمد ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور

پاکستان کی ترقی کے لئے اجتماعی دعا

مورخہ ۲۳/۳/۵۹ء بعد نماز عشاء تراویح کے وقت جامع مسجد احمدیہ کبوتراں والی شہر سیالکوٹ میں مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں کثیر تعداد مردوں اور عورتوں کی شامل ہوئی۔

(محمد الدین پینٹر پریذیڈنٹ حلقہ جامع مسجد احمدیہ کبوتراں والی)

سپین مشن کا پتہ

سپین مشن کا موجودہ پتہ درج ذیل ہے:۔

Mr. K. I. Zafar. C. Ciudad Real-12 Madrid (Spain)

نائب وکیل التبشیر تحریک جدید

درخواست دعا:۔ میرا لڑکا عزیز منیر احمد چھکڑے سے ٹکر لگنے سے زخمی ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرمائے آمین

محمد علی چک نمبر ۲۳/۷ R-B کریانوالہ۔ ضلع لائلپور

یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر
مختلف احمدی جماعتوں کے کامیاب جلسے

لیاقت آباد

۲۲ مارچ بعد نماز عصر جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مکرم چوہدری احمد حسن صاحب نے تلاوت اور نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سید مقصود احمد صاحب بخاری چوہدری سلطان احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں اور بعد جلسہ برخاست ہوا بیرونجات سے بھی احباب اور مستورات تشریف لائیں

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لیاقت آباد)

حیدرآباد

بعد نماز عصر احمدیہ ہال میں جماعت احمدیہ حیدرآباد نے جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا۔ جس میں غیر احمدی معززین بھی شامل ہوئے۔ اور پورے سکون سے ساری کارروائی سنی۔

تلاوت قرآن کریم عبدالباسط نے کی اور خادم حسین صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار کی تھی۔ جس میں یوم مسیح موعودؑ کی اہمیت بتائی۔ بعدہٗ سید حضرت اللہ پاشا صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے نظام الوصیت پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد برکت اللہ محمود صاحب مربی نے تفصیلاً حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے بیان فرمائے۔ خصوصیت سے بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کا ذکر کیا۔ آخر میں صاحب صدر مکرم بابو عبدالغفار صاحب نے حضرت صاحب کی کتب میں سے غلبہ اسلام کے متعلق ملفوظات پڑھ سنائے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ملتان چھاؤنی

مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی محمد دین صاحب شاعد مربی سلسلہ مکرم نور احمد صاحب عابد اور مکرم عبدالغفور صاحب نے تقاریر کیں۔ صاحب صدر کے ریمارکس اور دعا کے بعد جو مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نشتر ہسپتال نے کرائی۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی

ملتان شہر

ملتان شہر میں جلسہ یوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ ۲۲/۳/۵۹ پانچ بجے شام مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظموں کے بعد مولوی محمد الدین صاحب شاعد مربی ملتان نے تقریر کی جس میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ضرورت پر حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔ ان کے بعد مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تقریر کی۔ صاحب صدر کی مختصر سی تقریر اور دعا پر جلسہ ختم ہوا

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
ملتان شہر

پنڈی بھٹیاں

۲۲/۳/۵۹ بروز اتوار یوم مسیح موعود علیہ السلام کا جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری اقبال احمد صاحب اختر منعقد ہوا۔

۱۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال نے تلاوت فرمائی۔

۲۔ محمد اسلم صاحب نے نظم پڑھی۔

۳۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے اور حضور کے فیض پر تقریر کی اس کے بعد حافظ محمد عبداللہ صاحب نے مضمون پڑھ کر سنایا۔

۴۔ حکیم محمد یعقوب صاحب نے نظم پڑھی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ

چک منگلا ضلع سرگودھا

مورخہ ۲۲/۳/۵۹ آٹھ بجے شام مسجد احمدیہ چک منگلا میں یوم مسیح موعودؑ کا جلسہ منعقد ہوا۔ پردہ کا مکمل انتظام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی حاضری ہو گئی۔ حافظ غلام محمد صاحب نے تلاوت کی۔ راجے اللہ بخش صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم درثمین سے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ محترم ڈاکٹر میر رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے پیدائش حضرت مسیح موعود سے لے کر ۲۳ مارچ ۱۹۵۹ء یعنی یوم البیعت تک کے تاریخی حالات تفصیلاً بیان کئے ۹½ بجے خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ختم ہوا۔

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ احمدیہ)

قصور

بعد نماز عصر مسجد سنٹرل قصور بلز قصور میں زیر صدارت محترم ملک عبدالعزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ قصور جلسہ مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولوی احمد علی صاحب فاضل نے فرمائی ملک عبدالحی صاحب اور میاں سلطان محمود صاحب اور میاں ابراہیم صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں بڑی خوش الحانی سے پڑھیں اور شیخ محمد اسلم صاحب مولوی احمد علی صاحب فاضل اور حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی اور عزیز ظفر احمد صاحب نے مختلف موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ اور جلسہ بعد دعا جو امیر صاحب نے کرائی بخیر و خوبی ختم ہوا۔ احباب جلسہ کی افطاری کا انتظام محترم امیر صاحب نے مٹھائی اور پھلوں سے کرایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ مستورات بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ جن کے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا

محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ قصور

ننکانہ صاحب

جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب مورخہ ۲۲/۳ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صدر صاحب جماعت احمدیہ نے اس جلسہ کی غرض وغایت اور اہمیت بیان کی۔ اس کے بعد مختلف افراد جماعت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، حضور کی تعلیم اور کارناموں پر تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ تقاریر کرنے والے اصحاب میں سے ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال ربوہ اور ماسٹر غلام محمد صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔

زعیم مجلس انصار اللہ ننکانہ صاحب
ضلع شیخوپورہ

لجنہ اماء اللہ لائل پور شہر

لجنہ اماء اللہ لائل پور کا جلسہ زیر صدارت مکرمہ نصرت باجوہ صاحبہ اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ صاحبہ .... منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز سید علی احمد طارق نے کی نظم سعیدہ صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب نے پڑھی۔ عزیزہ بشریٰ بنت آغا عبداللطیف صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر مضمون سنایا اور امۃ الرشید صاحبہ آف گوجرہ نے نظم سنائی پھر خاکسارہ سیدہ حمیدہ بانو بنت سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت اور حضور کا آنحضرت صلعم سے عشق پر تقریر کی اور عبدالکریم ابن امۃ الرشید صاحبہ آف گوجرہ نے مسیح موعود کی آمد پر مضمون سنایا۔ اور عزیزہ طلعت باجوہ صاحبہ نے مضمون سنایا۔ اور صادقہ صاحبہ نے نظم سنائی اور پھر صدر جلسہ نصرت بیگم صاحبہ باجوہ نے مضمون سنایا۔ پھر مکرمہ صادقہ صاحبہ اہلیہ آغا عبداللطیف صاحب نے مضمون سنایا۔ اور پھر بعض بہنوں نے نظمیں سنائیں اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لائل پور

اطفال الاحمدیہ شہر لائلپور

اطفال الاحمدیہ لائلپور نے مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں زیر صدارت سید احمد علی صاحب مربی جماعت احمدیہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار سید علی احمد طارق سیکرٹری مجلس نے کی۔ کریم احمد ولد شیخ فضل احمد صاحب نے نظم سنائی۔ مبارک احمد ولد چوہدری غلام دستگیر صاحب نے مضمون سنایا۔ اور بشارت احمد نے نظم سنائی۔ پھر ارشاد احمد ولد قریشی عزیز احمد صاحب نے اور خاکسار نے مضمون سنائے۔ محمد سلیم ابن محمد شریف صاحب نے نظم اور لطیف احمد ولد چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے مضمون سنایا۔ آخر میں صدر صاحب جلسہ کی صدارتی تقریر ہوئی۔ اور جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ جلسہ میں اطفال کے علاوہ بہت سے انصار اور خدام بھی شامل تھے۔ جنہوں نے بچوں کے اس پروگرام کو بڑی مسرت کے ساتھ سنا۔

سید علی احمد طارق
سیکرٹری مجلس "اطفال الاحمدیہ"
شہر لائل پور

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۳۴:۔ میں زینب بی بی زوجہ مولوی سردار خاں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمرہ ۱۸ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۲۸ء ساکن کھیریانوالی ڈاک خانہ شیخ پور وڈانچاں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بطور وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الرقوم سید مصدق احمد شاہ واقف زندگی شیخ پور۔ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا:۔ زینب بی بی زوجہ مولوی سردار خاں جٹوالی موضع کھیریانوالی ڈاکخانہ شیخ پور۔ ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ مولوی سردار خاں خاوند موصیہ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ سید وارث شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۸/۲/۵۹۔

نمبر ۱۵۲۳۳:۔ میں خالد مسعود ولد میاں محمد محمود قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن تھانہ ریلوے لالہ موسےٰ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ۲۲۰/- روپے ہے۔ میں انشاء اللہ العزیز تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ الرقوم خالد مسعود سب انسپکٹر پولیس تھانہ ریلوے لالہ موسےٰ۔ العبد:۔ خالد مسعود

گواہ شد:۔ سید عبد المنان ٹرین اگزیمنر ریلوے اسٹیشن لالہ موسےٰ۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

نمبر ۱۵۲۳۵:۔ میں آمنہ بیگم بیوہ ملک محمد اشرف قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر تقریباً چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنجاہ حال شیخ پور ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر ۵۰۰/- روپے جو کہ میں اپنے خاوند مرحوم کو معاف کر چکی ہوں۔ لیکن میرا گزارا اس وقت ماہوار آمد مبلغ ترانوے روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور ایک تولہ طلائی زیور جس کی قیمت ۱۱۵/- روپے ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الرقوم استانی آمنہ بیگم سکنہ کنجاہ حال شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات

الامتہ:۔ آمنہ بیگم استانی

گواہ شد:۔ صوبیدار نصر اللہ خاں بمقام شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۲۳۷:۔ میں مبارک احمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم الراعی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب محترم بفضل خداوند کریم زندہ ہیں۔ (اللہ تعالیٰ انہیں بھی زندگی عطا فرمائے) لہٰذا اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ۳۲۶/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اپنی تنخواہ کی کمی یا بیشی کی اطلاع یا اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد خاکسار مبارک احمد آف گوہد پور ضلع سیالکوٹ حال راولپنڈی

گواہ شد:۔ دین محمد شاہد ایم۔ اے واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ خاکسار عبد الغنی صفدی نائب امیر مکان ۶۷۶/۴ سید پور روڈ راولپنڈی ۶/۲/۵۹۔

نمبر ۱۵۲۴۴:۔ میں شیخ خالد محمد قوم تاجا پیشہ تبلیغ عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن ٹبورا ضلع ٹانگانیکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ KIGURUWE بجگوانی شاما ضلع لنڈی۔ ٹانگانیکا میں میری تین ایکڑ زرعی زمین ہے جس میں ہ٥٥٥٥٥٥x کے درخت ہیں جس کی قیمت اندازاً ۸۰/- شلنگ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس جائیداد کے علاوہ میری ماہوار آمد ۸۰/- کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد خالد محمد ۲۰-۵-۵۸ ۷۶×۵۰

ٹبورا ٹانگانیکا

گواہ شد محمد ناظم غوری بقلم خود پوسٹ بکس ۲۳ ٹبورا

گواہ شد ڈاکٹر محمد احمد ظفر پوسٹ بکس ۱۹۵ ٹبورا۔

نمبر ۱۵۲۴۶:۔ میں علم رشیدی ولد صالح تو تو قوم مراگی پیشہ مبلغ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن ٹبورا صوبہ ٹانگانیکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۹۰/- شلنگ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

العبد رشیدی صالح پوسٹ بکس ۵۲ ٹبورا ٹانگانیکا۔

گواہ شد۔ محمد ناظم غوری بقلم خود۔ پوسٹ بکس ۲۳ ٹبورا

گواہ شد خالد محمد پوسٹ بکس ۵۲ ٹبورا ٹانگانیکا۔

ضروری اعلان

ماہ اپریل کا رسالہ "الفرقان" پانچ تاریخ کی بجائے تیرہ ۱۳ اپریل کو ربوہ سے پوسٹ ہوگا۔ خریدار حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

قابل توجہ جماعتہائے ضلع ملتان

ضلع ملتان کی جماعتوں کے تمام پریذیڈنٹ صاحبان ۳۱/۳/۵۹ سے بہت پہلے اپنی جماعت کے عہدیداران کا انتخاب کر کے مرکز میں بھیج دیں۔ اور ایک نقل مجھے بھی ارسال فرمائیں۔ تاکید ہے یہ کام نہایت ضروری ہے۔ خاص توجہ فرمائی جائے۔

عبد الرحمٰن۔ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان

بھارتی تدبر کا فقدان ہی باہمی جنگ کا موجب بن سکتا ہے

کراچی سے لاہور پہنچنے پر صدر جنرل محمد ایوب خان کا بیان

لاہور ۲۸ مارچ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے کل صوبائی دارالحکومت میں بھارتی ارباب اقتدار کے مسلسل جنگی نعروں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ "ممکن ہے بھارتی زعما ایسی باتیں کر کے پاکستان کو خوف زدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ تاہم گذشتہ گیارہ سال کی تاریخ شاہد ہے کہ یہ باتیں بے معنی ہیں اور ان سے تضیع اوقات کے سوا کچھ حاصل نہیں ۔"

صدر پاکستان صوبائی دارالحکومت کے تین روزہ دورہ پر کراچی سے اپنے خاص ہوائی جہاز میں کل صبح تقریباً گیارہ بجے یہاں پہنچے۔ آپ نے ہوائی اڈہ پر مقامی اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو کے دوران مزید کہا کہ " میرے خیال میں بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ نہیں ہو گی۔ کیونکہ اس کا کوئی بھی تو سبب موجود نہیں۔ لیکن اگر بدقسمتی سے ہم پر جنگ ٹھونس دی گئی تو یہ بھارت میں سیاسی تدبر کے مکمل فقدان یا دیوالیہ پن کی وجہ ہو گی ۔"

جنرل محمد ایوب خاں ایک نامہ نگار کے اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو نے "توکرگرام" کے مسئلہ پر پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کی جو دھمکی دی ہے اس کے بارے میں آپ کا ردعمل کیا ہے ؟

صدر پاکستان اس سوال پر پہلے تو قہقہہ لگا کر ہنسے۔ اور پھر انہوں نے نہایت سنجیدہ لہجہ میں بھارتی زعماء کے مسلسل جنگی نعروں پر اظہار افسوس کیا۔ آپ نے اس مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے آخر میں اعلان کیا کہ اگر پاکستان کے بنیادی اختلافات باعزت اور منصفانہ طور پر طے ہو جائیں تو ہم بھارت سے ہر نوعیت کے باہمی تعاون میں بخوشی شامل ہوں گے۔

صدر مملکت سے اس انٹرویو کے دوران کئی داخلی امور کے بارے میں بھی سوالات پوچھے گئے۔ جب آپ سے استفسار کیا گیا کہ ملک میں صرف ایک سیاسی جماعت قائم کرنے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے ؟ تو آپ نے کہا کہ مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ملک میں ایک ہی سیاسی جماعت کیوں ہو۔ البتہ یہ اطمینان ضروری ہے کہ کسی جماعت کا نصب العین محض انتشار پھیلانا نہ ہو آپ نے کہا کہ اس بات کا یقین کرنا ہمارا کام نہیں کہ کونسی پارٹی آئے اور کونسی جائے۔ تاہم یہ واضح رہے کہ میں کوئی سیاسی جماعت قائم نہیں کر رہا ہوں ۔"

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آپ کے خلفاء کی رہنمائی میں سرانجام دے رہی ہے۔ مولانا موصوف نے اس مضمون سے نادانستہ طور پر ہی سہی یہ واضح اور بیّن شہادت جماعت احمدیہ کی تائید میں پیش کی ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ جو کام ہم نے علیٰ وجہ البصیرت اختیار کیا ہے وہ مولانا ایسے مفکرین کے نزدیک بھی صحیح کام ہے اور حملہ کی وسعتوں کا صحیح اندازہ کر کے شروع کیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ مولانا موصوف چاہتے ہیں نہ کارگر ثابت ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم مولانا موصوف کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اگر اپنے نظریات کی عملی صورت دیکھنا چاہتے ہیں تو جماعت احمدیہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ اور اس کی جدوجہد کے مالہ وما علیہ کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں تو ان کو یقین آجائے گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ شخصیت ہیں جس کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں تجدید واحیائے دین کا کام سپرد کیا ہے۔

مکرم شیخ محمود حسین صاحب دہلوی ریٹائرڈ ڈسپنسر کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مکرم شیخ محمود حسین صاحب دہلوی ریٹائرڈ ڈسپنسر مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۹ء بروز جمعرات لاہور میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔ آپ محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی تھے۔ احمدیت کے ساتھ آپکو حقیقی عشق تھا۔ آپ خواب کے ذریعہ خاص بشارت کی بناء پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ تمام عمر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہمدردیٔ خلق کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ دہلی میں سالہا سال تک محصّل کے طور پر نہایت درجہ محنت اور مستعدی کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔

مورخہ ۲۷ مارچ بروز جمعہ آپ کا جنازہ بذریعہ لاری ربوہ لایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مسجد مبارک کے باہر نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

ٹیلیفون:- دفتر لاہور - جنرل بکنگ آفس سرگودہا - دفتر اے گروپ سرگودہا - دفتر بی گروپ سرگودہا - جنرل منیجر گروپ اے سرگودہا

۴۴۴۹ ۲۴۳۸ ۴۲۶۸ نیز ۲۱۶۳ ۲۳۹۵ ۲۱۶۳

نمبر سروس :-	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۲¼	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵½	۷	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔						
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	(جنرل مینجر)						